

اسلام کی بنیاد تین حقائقوں پر کمی ہے:
 ۱) توحید ۲) رسالت ۳)
 آخرت۔ پاہ ۳۰ میں زیادہ تر زور عقیدہ آخرت کو دلوں میں بخانے پر صرف ہوا ہے۔ ان سورتوں میں آخرت کے مفہومیں پر دلکش کام کھڑا ہے جیسیں مجھے جو آخرت کیسا تھی تو حیدر رسالت کا تذکرہ ہے اور انس و آفاق کے مختلف گوشوں سے استھانا کیا گیا ہے۔

عقیدہ آخرت کا تذکرہ انسانی زندگی اور دنیا میں اُنکی افراط و افریط پر میں روشن کے خلاف بہت بڑے اثرات مرتب کرتا ہے۔ انسان کو جب یہ معلوم ہو کہ یہ عارضی زندگی ہے اور اسکے بعد ہمیشہ بے ولی زندگی ہو گی تو وہ دنیا میں ذمہ دارانہ زندگی گزارے گا۔ کیونکہ اسکو معلوم ہو گا کہ یہ زندگی ایک احتیان گاہ ہے اس میں وہ جسم کا پرچھل کر دیا آخرت میں اسکے مطابق ہر لش کو اپنے انتہے یا بے اعمال کا پرول جائیگا۔

سورہ نباد میں ایت ۱۵



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا امیر ہاں نہایت رحم و الاء ہے۔

عَمَ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبِيِّ الْعَظِيمِ ۝

عَمَ (عَنْ مَا)	يَتَسَاءَلُونَ	عَنِ	النَّبِيِّ	الْعَظِيمِ
کس پر سے اُس کی نسبت	وہ سوال پوچھتے ہیں	سے نسبت	خُر	بُری
(یہ) لوگ کس پر سے اُس کی نسبت پوچھتے ہیں؟ (کیا) بُری خُر کی نسبت؟				

الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝

الَّذِي هُمْ فِي	وَ	مُخْتَلِفُونَ	كَلَّا	سَيَعْلَمُونَ
وہ کہا جس	وہ	میں	اس	اختلاف کر رہے ہیں
جس میں یا اختلاف کر رہے ہیں۔ دیکھو عقربیب یہ جان لیں گے۔				

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ

ثُمَّ	كَلَّا	سَيَعْلَمُونَ	أَلَمْ	نَجْعَلُ	الْأَرْضَ
پھر	ہرگز نہیں	عقلیب	جان لیں گے	کیا	نہیں ہم نے بنایا زمین کو
پھر، دیکھو یہ عقلیب جان لیں گے۔ کیا ہم نے زمین کو پھونا					

مِهْدَأً ۝ وَ الْجِبَالَ أَوْتَادًا ۝ وَ خَلْقَنَكُمْ

مِهْدَأً	وَ	الْجِبَالَ	أَوْتَادًا	وَ	خَلْقَنَكُمْ
پھونا	اور	پہاڑوں کو	میخیں	اور	پیدا کیا ہم نے تم کو
پیدا کیا ہم نے تم کو؟ اور پہاڑوں کو (اس کی) میخیں (نہیں پھرایا)؟ (پیدا کیا ہے)؟ اور تم کو جو زار جو زارا					

انعال: يَتَسَاءَلُونَ: وہ سوال کرتے ہیں بآہم ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں يَتَسَاءَلُ (بآہم پوچھنا) سے مضارع جمع غائب مذکور۔

سَيَعْلَمُونَ: وہ عقلیب جان لیں گے (سچے علم سے مضارع مستقبل قریب جمع غائب مذکور ہم بتعلم۔ لَمْ نَجْعَلْ: ہم نے نہیں کیا/ نہیں بنایا جعل سے مضارع مفعلي پلم جمع مکمل جعل۔ بجعل۔ خلقنا: ہم نے پیدا کیا خلق سے اضافي جمع مکمل خلق بجعل۔

امااء: عَمَ: (عَنْ مَا) کس پر سے عن جارہ اور ما استفهامی جگہ الف استفهام کیجئے سے مذکوف ہے۔ النَّبِيِّ: خُر انباء جمع۔

مُخْتَلِفُونَ: اختلاف کرنے والے اس فعل مُختلف واحد۔ مِهْدَأً: پھونا فرش۔ الْجِبَالَ: پہاڑ جمل واحد۔ أَوْتَادًا: میخیں و تند و واحد۔

أَزْوَجًا ۖ وَ جَعَلْنَا نُومَكُمْ سَبَاتًا ۖ وَ جَعَلْنَا

أَزْوَجًا	وَ	جَعَلْنَا	نُومَكُمْ	سَبَاتًا	وَ	جَعَلْنَا
جوڑا جوڑا	اور	بنیا کیا ہم نے	نید	تھاری کو	آرام	اور
بھی پیدا کیا اور نینہ کو تھارے یہ (موجب) آرام بنیا اور رات کو						

الَّيْلَ لِبَاسًا ۖ وَ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۖ

الَّيْلَ	لِبَاسًا	وَ	جَعَلْنَا	الَّنَّهَارَ	وَ	جَعَلْنَا	مَعَاشًا
رات کو	پرہ	اور	کر دیا ہم نے	دن کو	روزی کانے کا وقت		
پرہ مقرر کیا اور دن کو معاش (کا وقت) قرار دیا۔							

وَ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۖ وَ جَعَلْنَا

وَ	بَنَيْنَا	فَوْقَ	كُمْ	سَبْعًا	شِدَادًا	وَ	جَعَلْنَا
اور	بنائے ہم نے	اوپر	تھارے سات	مضبوط (آسمان)	اور	بنیا ہم نے	
اورتھارے اور پسات مضبوط (آسمان) بنیا اور (آفتاب کا)							

سَرَاجًا وَ هَاجًَا ۖ وَ أَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصَرِتِ

سَرَاجًا	وَ هَاجًَا	وَ	أَنْزَلْنَا	مِنْ	الْمُعْصَرِتِ
چراغ	چحمدار روش	اور	اتارا ہم نے	سے	پاؤں
روشن چراغ بنیا اور پھر تے بالوں سے موسلا دھار					

مَاءٌ ثَجَاجًا ۖ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبَّاً وَ نَبَاتًا ۖ

مَاءٌ	ثَجَاجًا	لِ	نُخْرِجَ	بِ	هَ	حَبَّاً	وَ	نَبَاتًا
پانی	موسلا دھار	تاک	نکالیں ہم	سے	اس	اناج	اور	بزی

ینہ بر سایاتا کہ اس سے (اناج) اور بزی پیدا کریں

افعال: جَعَلْنَا: ہم نے کیا / بنیا، ماضی جمع حکلم جَعَلَ. يَجْعَلُ - بَنَيْنَا: ہم نے بنیا، ایسا بنی، بَنَيْنَی (بنائے)۔ اَنْزَلْنَا: ہم نے نازل کیا / ایسا، ایسا، اَنْزَلَ، بُنْزَلَ - نُخْرِجَ: (تاک) ہم نکالیں، مصارع جمع حکلم۔ اسماء: اَزْوَاجًا: جوڑے ہم میں جیزیں زووج واحد۔ سَبَاتًا: آرام راحت۔ لِبَاسًا: پرہ اور میں پہنے کیے چرخ۔ مَعَاشًا: روزی کانے کا وقت روزی کیلئے۔ فَوْقَ: اوپر۔ سَبْعًا: سات، اسی عدد۔ شِدَادًا: بخت۔ مضبوط صدید واحد۔ سَرَاجًا: چراغ۔ وَ هَاجًَا: بہت روشن۔ ثَجَاجًا: پانی کا ریلا۔ نَبَاتًا: بزرہ درخت۔

میں بہت زور دار انداز میں
قیامت کے بارے میں اس
وقت جو اختلاف کیا جاہاتا
تباہ جاہار ہے کہ قیامت کا دن
ضرور آئے گا اور یہ جھوٹ نے
والے کل خوبی دیکھ لیں گے
کہ اس ہولناک خبر میں کتنی
صداقت ہے۔

پہلے قرآن حکیم اپنی بات کو
دل سے منو اتاتے ہے:

(۱) آخرت کا آغازی ہے۔

(۲) اگر آخرت برپا نہ ہو تو یہ دنیا
کا کارخانہ ایک کمیل تماشا
ہے۔ یہ بات وہی کہ رکتا ہے
جو انہا کا مسئلہ اور اللہ کی صفات کا
صحیح علم نہ رکتا ہو۔

(۳) اللہ کی صفات انسانی
روبویت۔ ۲۔ نظام رحمت اور
۳۔ نظام عدل کا تقاضا یہ ہے
کہ قیامت برپا ہو۔ چنانچہ
آیت ۱۶۲۹ میں انہی دلائل کو
پیش کر کے غفلت کے مارے
ہوؤں کو جھوٹوا جا رہا ہے۔

آیت کا میں تذکرہ ہے
بلاشہ پیٹے کا دن مقرر ہے۔
ایک قادر مطلق کے حکیمانہ
نظام سے کارخانہ ہستی کی مخالف
انواع اشیاء، خلوقات اور ان کی

ضرورتوں کیلئے زین پر ایک
عظیم منصوبہ بننی کی گئی ہے۔
جس میں ہر مخلوق اور انسانی
زندگی کے ہر مرحلہ میں ان کی
پرداخت کیلئے استعداد کی گئی
ہے تاکہ وہ اپنے محل سے خود

آہنگ ہو کر اپنی اپنی منزل
مقصود بک پروان چڑھ سکیں۔
چنانچہ سب سے پہلے ادا زمین
جو انسانی زندگی کا گہوارہ ہے اور
پہاڑوں کی مظہری کی گئی ہے تا
کہ ہر انسان اپنی عملی و فکری
استعداد کے مطابق اسکی
حقیقوں کا ادراک کر سکے۔

(۱) انہی نعمتوں اور اسکے اسرار
ورموزکی طرف متوجہ کیا ہے۔
بچاہ نسل، اسکے تسلی کیلئے
ازدواجی زندگی کے اختلاط
راحت و سکون لذت و آسائش
میں موجود تنواع ہے پرس
اس کا ادراک رکھتا ہے۔ (۳) پھر
انسانی جسم اور اسکی فطری و طبی
ضروریوں کی تجھیل کیلئے رات کو
سکون اور دن کو روزی کمائے
کا ذریعہ بنایا۔ یہ رات و دن کی

آمد و رفت بھی تجھیل ذات کے
لیے روشن نشانیاں رکھتی ہیں۔
(۲) اب تمام مخلوقات کی
شانیوں کے بعد آسمانوں کی
سیر کرنی جا رہی ہے۔ یہ سورج،
چاند، ستارے پانی سے لے
ہوئے بالوں کے نظام کا مشاہدہ
کرتی طرف تجوہ لائی گئی ہے
جن کی بدولت روشنی و حرارت

وَجَنْتِ الْفَافًا طِ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ

وَ	جَنْتِ	الْفَافًا	إِنَّ	يَوْمَ	الْفَصْلِ	كَانَ
أُور	بَاغٌ	جَهَنَّمَ	بِئْرٍ	دَن	فِيلَكَا	بِئْرٍ
اور جہنّم کے باعث۔ بے شک فیلے کا دن مقرر اور جہنّم کے باعث۔ بے شک فیلے کا دن مقرر						

مِيقَاتًا لَا يَوْمَ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ

مِيقَاتًا	يَوْمَ	يَنْفَخُ	فِي الصُّورِ	فَتَأْتُونَ
مقرر	جس دن	پھونکا جائیگا	میں صور	پھر تم آؤ گے
۔ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ غث کے غث آ				

أَفْوَاجًا لَا وَفُتَحَ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبُوبَا لَا

أَفْوَاجًا	وَ	فُتَحَ	السَّمَاءُ	فَ	كَانَتْ	أَبُوبَا
گروہ در گروہ	اور	کھولا جائیگا	آسمان	پس	ہو جائیں گے	دروازے
موجود ہو گے اور آسمان کھولا جائے گا تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے						

وَسِيرَاتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابِيَا طِ إِنَّ

وَ	سِيرَاتِ	الْجِبَالُ	فَ	كَانَتْ	سَرَابِيَا	إِنَّ
اور	چلائے جائیں گے	پہاڑ	پس	ہو جائیں گے	چکتی رہت	بِئْرٍ
اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ رہت ہو کر رہ جائیں گے۔ بے شک						

جَهَنَّمَ كَانَتْ حِصَادًا صَلَّى لِلَّطَّغِينَ مَابَا لَا

جَهَنَّمَ	كَانَتْ	لِ	مِرْصَادًا	لِ	الْطَّغِينَ	مَابَا
جَهَنَّمَ	ہے	لے	گھات میں	لے	سرکشوں کے	ٹھکانا
دو رخ گھات میں ہے (یعنی) سرکشوں کا وہی مکھانا ہے						

افعال: يَنْفَخُ: وہ پھونکا جائیگا۔ نفخ سے مضارع مجہول واحد غالبہ مذکور نفخ۔ يَنْفَخُ - تَأْتُونَ: تم آؤ گے۔ مضارع مجہول واحد غالبہ مذکور نفخ۔

يَأْتُونَ (إِنَّا سے)۔ فُتَحَتْ: وہ کھولی گئی۔ وہ (آسمان) کھولا گیا / جائیگا۔ فتح سے مضارع مجہول واحد غالبہ مذکور نفخ۔

سِيرَاتِ: وہ چلانی گئی (پہاڑ) چلائے گئے / جائیں گے۔ سیر، سیر۔ سیرَاتِ: کَانَتْ: وہ ہو گئی وہ (جمع سرکش) ہو گئے / جائیں گے (مزید: لافت)۔

اسَّمَاءُ الْفَافَا: لپٹے ہوئے گھنے باع، لفيف و احد۔ يَوْمَ الْفَصْلِ: فیلے کا دن مركب اضافی۔ مِيقَاتًا: مقرر و وقت۔ أَبُوبَا: دروازے

ہاٹ و احد۔ مِرْصَادًا: گھات کی جگہ مقام انتشار کیں گاہ۔ الْطَّغِينَ: سرکش، اسم فاعل، طاٹ و احد۔ مَابَا: بھکانا، ظرف مکان۔

لِيُشِينَ فِيهَا أَحْقَابًا لَا يَدُوْقُونَ فِيهَا				
لِيُشِينَ	فِي	هَا أَخْقَابًا لَا يَدُوْقُونَ	فِيهَا (فِي هَا)	لِيُشِينَ
پڑے رہیں گے	میں اس میں	چھیس کے اس میں	ماؤں نہ چھیس کے	پڑے رہیں گے
اس میں وہ ماؤں پڑے رہیں گے۔ وہاں تھنڈک کا مروہ چھیس گے				
بَرَادًا وَ لَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَ غَسَّاقًا				
بَرَادًا	وَ لَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَ غَسَّاقًا			
ٹھنڈک	اور نہ پینا گرم پانی اور بہتی پیپ	گرم پانی اور بہتی پیپ	پینا	ٹھنڈک
ن (کچھ) پینا (نصیب ہوگا) مگر گرم پانی اور بہتی پیپ				
جَزَاءٌ وَ فَاقًا طِإِنْهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا				
جَزَاءٌ	وَ فَاقًا إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ	حِسَابًا		
بدلہ	پورا پورا بیٹک دہ تھے نہیں امیر کھتے حساب کی	امیر کھتے حساب کی	بیٹک دہ تھے نہیں امیر کھتے حساب کی	بدلہ
(یہ) بدلتے ہو رہا۔ یوگ حساب (آخرت) کی امید نہیں رکھتے تھے				
وَ كَذَبُوا بِأَيْتِنَا كِذَابًا طَوْكُلَ شَيْءٍ				
وَ كَذَبُوا	بِ أَيْتِ نَا كِذَابًا طَوْكُلَ شَيْءٍ			
اور	جھلاتے تھے ساتھ اک آیات ہماری جھوت بھکر اور ہر چیز	جھوت بھکر	آیات ہماری جھلاتے تھے ساتھ اک آیات ہماری جھوت بھکر اور ہر چیز	اور
اور ہماری آئتوں کو جھوت بھکر جھلاتے رہتے تھے۔ اور ہم نے ہر چیز کو				
أَحْصَيْنَاهُ كِتَبًا لَا فَذُوْقُوا فَلَنْ تَزِيدَ كُمْ				
أَحْصَيْنَا	هُ كِتَبًا فَذُوْقُوا فَلَنْ تَزِيدَ كُمْ			
ہم نے گھیر کھائے	اسکو لکھ کر پس اسو مزہ چکو پس ہر گز نہیں ہم زیادہ کر سکتے تم پر	لکھ کر ضبط کر کھائے۔ سو (اب) مزہ چکھو ہم تو عذاب ہی	لکھ کر ضبط کر کھائے۔ سو (اب) مزہ چکھو ہم تو عذاب ہی	ہم نے گھیر کھائے

افعال: لَا يَدُوْقُونَ: وہ مزوہ نہیں چھیس گئی ذوقی (مزہ پکھنا) سے مفارع منفی جمع غائب مذکور ذائق بندوں۔ لَا يَرْجُونَ: وہ امید نہیں رکھتے زجاجہ سے ایسا زجاجا۔ بیرون۔ کَذَبُوا: نہیں نے جھلاتا انکلینٹ سے اضافی جمع غائب مذکور۔ أَحْصَيْنَا: ہم نے گھیر لیا الکھ لیا / گن لیا / احصاء سے اضافی جمع مذکوم۔ لَنْ تَزِيدَ: ہم ہرگز زیادہ نہیں کر سکتے زیادہ سے مفارع منفی پل جمع مذکلم زیادہ بندوں۔

اماء: لِيُشِينَ: رہنے والے شہرنے والے اس فاعل، لایہت واحد۔ أَخْقَابًا: بیوی بڑی مدتی حفظ واحد۔ بَرَادًا: ٹھنڈک۔ شَرَابًا: بینا پینے کی چیز۔ حَمِيمًا: گرم پانی۔ غَسَّاقًا: پیپ۔ وَ فَاقًا: پورا کامل۔ كِذَابًا: جھوت کسی کو جھلاتا / جھوٹا سمجھنا۔

اور زندگی کی جملہ ضروریات کی چیزیں غلظت جاتا ہے تم کے پھلوں سے لدے ہوئے باعث وغیرہ میسر ہیں۔

کیا یہ سب چیزیں اس بات کی شہادت کیلئے کافی نہیں کہ جس قادر مطلق نے یہ نظام بنایا ہے قیامت اور آخرت برپا کرنے پر قدرت رکھتا ہے؟ یقیناً وہ فیصلہ کارون مقرر ہے وہ آ کرتی رہے گا۔ کوئی آج اس حقیقت کو نہیں یا شہادتے جس دن صور پھونکا جائیگا جہاں جہاں جو مر ابوقا فون درونج اپنا زندگی کا حساب دینے کیلئے آ حاضر ہو گا۔ یہ دن ہو گا جب موجودہ نظام کا ناتات درہم برہم ہو جائیگا۔ سبی آسمان جو نہایت مضبوط و ممحکم ہیں دووازے دروازے اور کلے کلے گلوے ہو جائیں گے۔

آیت ۲۱ تا ۳۰ میں لفظ صور اور حشر کے نام کے بعد خدا کے باغیوں و مرسکوں کے انعام کی ظریکر کی گئی ہے۔ جو لوگ حساب دینے کی موقع نہیں رکھتے اور اللہ کی نشاندوں کو جھلاتے ہیں اور ایک

کا کیا ہر الکھا ہوا ہے ان کی بخیر
لینے کیلئے جنم گھات میں ہے۔
آبٹ ۳۶۶۳۱ میں شفی
اور اللہ کے فرمائیں رار بندوں
کیلئے کامیابی کا صلح یعنی جنت
کی نعمتوں کی تصویر یوں بیان
ہوئی ہے: باغات و اگور نو خیر
پکی صن و جمال ہم سزا کیاں
چھلتے جام وہاں کوئی نغمہات نہ
شنئے میں آئے گی اور نہ تھی کوئی
کسی کو جھٹا ہے گا۔ سردوکہو
گی۔ یہ صدر ب کی طرف سے
فروال بخشش جنت کی نعمتوں
کی شکل میں جس کو ضمیر دیکھتا
اور شعور کو دراک حاصل ہے۔
ان چھوٹے چھوٹے جلوں
میں ہم ان بالوں کی خوبی اور
رعائی گھوڑی کرتے ہیں۔

باب اس سورۃ کا آخری
منظراً سائے آتا ہے۔ بجٹھ و
اختلاف کرنے والے کرتے رہیں
گئے ہیں جزا اور ادا کا مختزہ با غیون
اور سرکشون کو سزا اور مقی
انسانوں کو جو اپنے آپ کو ذمہ
دار اور جو اپنہ کچھ کرو دیاں اپنی
آخرت درست کرئیں گلر میں
رہے ان کی جزا تمہارے آقاو
مالک کی طرف سے ہے جو

پوری کائنات زمین و آسمان
کے درمیان جو کچھ ہے سب کا
رب درمیان ہے۔ یہی نظام
رب اور حکم ہے۔ یہی نظام
ربویت پر محیط ہے جو دنیا و
آخرت پر چھائی ہوئی ہے اور
اس پر اسکی رحمت کا پرتو ہے۔

حَدَّاقٌ	مَفَازًا	الْمُتَّقِينَ	إِنَّ	عَذَابًا	الْأَ
بہت سے باغ	کامیابی ہے	پہبیز گاروں کے	لے کامیابی ہے (یعنی) باغ	عذاب	مگر

وَ أَعْنَبَا ۝ وَ كَوَاعِبَ أَتْرَابَا ۝ وَ كَأسَا

كَأسَا	وَ	كَوَاعِبَ	أَتْرَابَا	وَ	أَعْنَبَا	وَ
اور	پیالہ/گلاس	ہم عمر	نوجوان عورتیں	اور	انگور	اور

اور انگور اور ہم عمر نو جوان عورتیں اور شراب کے چھلتے

دِهَاقٌ ۝ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغُوا ۝ وَ لَا كَذَبًا ۝

دِهَاقٌ	لَا	يَسْمَعُونَ	فِي	هَا	لَغُوا	وَ	لَا	كَذَبًا
چھلتا ہوا	نہ	شیں کے	میں	اس	بیہودہ بات	اور	نہ	جمبوت

ہوئے کا۔۔۔ باں نہ بے ہوہ باتیں گے نہ جمبوت (خرافات)۔۔۔

جَزَاءٌ مِّنْ سَرِّكَ عَطَاءٌ حِسَابًا لَّا سَرِّبٌ

جَزَاءٌ	مِنْ	رَبِّكَ	عَطَاءٌ	حِسَابًا	رَبٌّ
بدلهے	طرف سے	پروردگاریہارے	انعام	پورا اکثر	جو پروردگاری

یہ تمہارے پروردگاری طرف سے صلہ ہے انعام کیا۔۔۔ وجہ

السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنُ

السَّمَوَاتِ	وَ	الْأَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَ	هُمَا	الرَّحْمَنُ
آسمانوں کا	اور	زمین کا	اور	جو	درمیان میں ہے	ان دونوں کے	بڑا ہمراں

آسمانوں اور زمین اور جوان دونوں میں ہے سب کاما لک ہے بڑا ہمراں

اعمال: لَا يَسْمَعُونَ: وہ نہیں شنیں گے اسے یہ سمع سے مفارع مجع عاب مکر مسمیع یہ سمع۔

اسماء: مَفَازًا: مراد پانا کامیابی یہ فوز سے مصدر می ہے۔ حَدَّاقٌ: چار دیواری سے گھرے ہوئے باغ، خدینہ، داد، اعْنَبَا: انگور عنب واحد۔ كَوَاعِبَ: دو بیرونیں کا عصب واحد۔ أَتْرَابَا: ہم عمر عورتیں تیرٹ واحد۔ كَأسَا: پیالہ۔ دِهَاقٌ: چھلتا ہوا بھرا ہوا لَغُوا بنفسوں کوئی۔ عَطَاءٌ: بخشش۔ حروف: الْأَ: مگر۔ إِنْ: بیکنیتیل: لیے۔ وَ: او (عطف)۔ لَأَبْنِي: میں۔ مِنْ: سے طرف سے۔

لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خَطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ

لَا	يَمْلِكُونَ	مِنْ	هُ	خَطَابًا	يَوْمَ	يَقُومُ	الرُّوحُ
-----	-------------	------	----	----------	--------	---------	----------

نَبِيٌّ	كَوْيَارًا / وَهُوَ اخْتِيَارٌ	رَحْمَةً	سَعَى	إِلَى	جَسَّ دُن	كُفْرٍ	بِهِ
---------	--------------------------------	----------	-------	-------	-----------	--------	------

کسی کو یادرا / وہ اختیار رکھتے سے اس بات کرنے کا جس دن کفر ہو گئے روح

کسی کو اس سے بات کرنے کا یاد رہے گا۔ جس دن روح (الائین) اور

وَالْمَلِكَةُ صَفَّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ

وَ	الْمَلِكَةُ	صَفَّا	لَا	يَتَكَلَّمُونَ	إِلَّا	مَنْ
----	-------------	--------	-----	----------------	--------	------

أُو	رَحْمَةٌ	صَفَّةٌ	لَا	يَتَكَلَّمُونَ	إِلَّا	مَنْ
-----	----------	---------	-----	----------------	--------	------

(اور) فرشتے صفت باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو

أَذْنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذَلِكَ

أَذْنَ	لَهُ	الرَّحْمَنُ	وَ	قَالَ	صَوَابًا	ذَلِكَ
--------	------	-------------	----	-------	----------	--------

اجازت	دے	لے	اس	الرَّحْمَنُ	اور	اس نے بات کی ادا کی
-------	----	----	----	-------------	-----	---------------------

(خداۓ) رحمٰن اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کی ہو۔ یہ دن برق

الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَى سَرِيرَهُ

الْيَوْمُ	الْحَقُّ	فَ	مَنْ	شَاءَ	إِتَّخَذَ	إِلَى	رَبِّ
-----------	----------	----	------	-------	-----------	-------	-------

دن	برق	پس	جو	چاہے	ہٹائے	طرف	پورواکری
----	-----	----	----	------	-------	-----	----------

اپنے ہے۔ پس جو شخص چاہے اپنے پورواکر کے پاس ٹھکانا

مَآبًا ۝ إِنَّ أَنْزَلْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا هُوَ يَوْمُ

مَآبًا	إِنَّا (إِنَّ نَا)	الْأَنْذِرْنَا	كُمْ	عَذَابًا	قَرِيبًا	يَوْمَ
--------	--------------------	----------------	------	----------	----------	--------

ٹھکانا	یہک ہمنے	ڈرایا ہمنے	تمہیں	عذاب سے	جُونُقُریب ہے	جس دن
--------	----------	------------	-------	---------	---------------	-------

ہٹائے۔ ہم نے تم تو عذاب سے جُونُقُریب آنے والا ہے آگاہ کر دیا ہے۔ جس دن

أَغْالٌ لَا يَمْلِكُونَ: وہ اختیار نہیں رکھتے ہیں میلک سے مغارع منفی جمع غائب مذکر ملک بیٹلک۔

يَقُومُ: وہ (روح اور فرشتے) کھڑے ہو گئے قیام سے مغارع واحد غائب مذکر قائم۔ **يَقُومُ**۔ **شَاءَ**: اس

نے چاہا متشیشہ سے ما ضی و احاد غائب مذکر شاء بشاء الْأَنْذِرْنَا: ہم نے ڈرایا انذار سے ما ضی جمع حکلم۔

اسماءُ الرُّوحُ: حضرت جریل۔ **الْمَلِكَةُ**: فرشتے ملک واحد۔ **صَوَابًا**: درست / تھیک بات۔

حروف: ف: پس پھر۔ **إِلَى**: طرف۔

سر اوج زماں بھی رحمٰن کی رحمت
کے سر پشمی سے پہنچی ہے۔

لہذا یہاں اللہ عز وجل کی
عدالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

خدائی رحمت کی ماحصل یہ عظیم
حقیقت یعنی وہ دن ایک خوف

نال دن ہو گا حضرت جریل

اور سب فرشتے صفتہ
کھڑے ہو گئے کوئی بلا اجازت

بات نہ کر سکے کا بشریک ہو۔
بات صحیح ہو اور جس کے حق میں

سفارش کا اذن ہو گا اسی کو
اجازت دی جائیگی۔ اللہ کے

حضور سب کے سب ساکت و
صامت کھڑے ہو گئے، فنا

خوف و بیت، جلال اور وقار
سے معمور ہو گی۔

یہ دن ہے جو یقیناً آتا
ہے یہ سخت چھپوڑا کے لیے

ہے جو اسکے آنے میں بھکر کر
رہے ہیں۔ اب بحث و

اختلاف کی کوئی صحیح نہیں۔
اس عمر کو فہیمت جاؤ اور اس

سے پورا فائدہ اٹھانے کی اب
بھی مہلت ہے، قبل اسکے کر

دوسرے پھر بھکر کر لے۔
تمہیں اس عذاب سے

خبردار کر دیا ہے جو بالکل قریب
آگاہ ہے یہ ٹھیک تمام کی تمام ایک

محض سفر کی مانند ہے اب چند
روز کی مہلت باقی ہے۔

یہ انداز یہاں خوف۔
نامات سے لمبی ہے اس

وقت انسان یہ سب مظہر یک کر

تماکریک کا کاش میں دنیا میں
بیداری نہ ہوتا اور مٹی ہوتا اور
اس شدید اور بیت تاک
صورت حال کا سامنا نہ کرنا
پڑتا۔

ان کا یہ موقف نما عظیم کے
پارے میں ٹک کر بھیش
کرنے والوں کے بر عکس ہوگا اور
ای دنیا کے پارے میں ہو گا
جس پر وہ فریقت اور عرضی
زندگی کے فائدے کے لیے تمام
واسطیں اور اپنی تمام قوانین ایسا
صرف کر رہے تھے۔

سُورَةُ الْزِّيْغَاتِ

اس کا موضوع اگر شدت سورہ کی
طریقہ قیامت اور زندگی بعد
موت کے اثاث پر تھی ہے جو

لوگ آخرت کے قائل نہیں
ہیں اور رسول کو جھلکارے ہیں

انکا انجام یا ہو گا اور انسان کے
اندر آخرت کی حقیقت کا شعور

بیدار کرتا ہے کہ یہ کتنی ہوں گا
کتنی عظیم پر پا ہونے والی خمیہ

حقیقت ہے۔ قرآن کی نظر
میں انسان کی تمام برائیوں اور

خراپیوں کی جزا حقیقت کا
انکار یا اس سے غفلت ہے۔

ذیلی سورہ کی آیات اٹھ میں

يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ

يَنْظُرُ	الْمَرْءُ	مَا قَدَّمَتْ	يَدَاهُ	وَيَقُولُ
دیکھ لے گا	ہر آدمی	جو آگے بیچے	دونوں ہاتھوں نے اسے	اور کہا

حضرت ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بیچے ہوں گے دیکھ لے گا اور

الْكَافِرُ يُلَيْتُنِي كُنْتُ ثُرَابًا

الْكَافِرُ	يَا	لَيْتَ	نَحْنُ	كُنْتُ	تُرْبَةً
کافر	ایے	کاش کہ	میں	ہوتا	مٹی

کافر کے گا کرے کاش میں مٹی ہوتا!



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بہادر بان انبیاء ترمذی ہے۔

وَالْتَّرِعَةِ غَرْقًا ۝ وَالنَّشْطَةِ نَشَطًا ۝

وَ	الْتَّرِعَةِ	غَرْقًا	وَ	النَّشْطَةِ	نَشَطًا
قسم ہے	جان نکالنے والے فرشتوں کی	ڈوب کر اختی سے	اور	بندھوں والوں کی	آسانی سے اگر کوئی

ان (فرشتوں) کی قسم جو ذوب کر کھینچ لیتے ہیں اور ان کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں

وَالسَّيْحَةِ سَبَحًا ۝ فَالسَّيْقَةِ سَبَقًا ۝

وَ	السَّيْحَةِ	سَبَحًا	فَ	السَّيْقَةِ	سَبَقًا
اور	تیرنے والوں کی	تیزی سے تیرنا	پھر	آگے بڑھنے والوں کی	اپ کر

اور ان کی جو تیرتے پھیرتے ہیں پھر اپ کر آگے بڑھتے ہیں

افعال بَنَيْتُرُ: دیکھ لے گا مصارع واحد غائب مذکور نَظَرُ بَنَيْتُرُ۔ قَدَّمَتْ: اس نے آگے بیجا تقدیم میں ماضی واحد غائب مؤثث۔

يَقُولُ: کہہ گا وہ کہتا ہے قَوْلُ سے مصارع واحد غائب مذکور قَالَ بَقُولُ۔ كُنْتُ: میں تھا میں ہوتا کوئون سے ماضی واحد تکلیف کیا ہے مٹکون۔

اسماء: الْمَرْءُ: مرد آدمی۔ مَا: جو اسی سے موصولہ۔ يَدَا: دو با تحدید کا مشینی (اصل میں یہ آن بسب اضافت ن گر گیا)۔ تُرَابًا: مٹی۔

النَّزِعَةِ: جان نکالنے والیں مراد وہ فرشتے جو حتی سے جان نکالتے ہیں اس فعل بمعنی مؤثث۔ النَّشْطَةِ: یعنی آسانی سے جان نکالنے

والے فرشتے ایضا۔ السَّيْحَةِ: تیرنے والے فرشتے ایضا۔ (مریم فضیل اور دیگر الفاظ کیلئے دیکھیں لفظ)